احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
خطبہ نمبر
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۴۶ ہفتہ ۲۴- رمضان ۱۴۱۵ - ۲۵- تبلیغ ۱۳۷۴ ھش ۲۵- فروری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے

خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کو دنیا کی دولت ملے۔ اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مور، بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے۔ اور ہمیشہ اپنے آپکو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تم نمازوں میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلود زندگی سے نجات پاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

احمدیہ ٹی وی کے پروگراموں کے بارے میں بعض اہم باتوں کا تذکرہ

زبانیں سکھانے کا پروگرام اللہ کے فضل سے بہت کامیاب رہا ہے

واقعتہً چند پیسوں کے خرچ سے زبانوں کے وہ پروگرام پیش ہو رہے ہیں جو لاکھوں ڈالر سے بنائے جاتے ہیں

ہومیو پیتھی کلاسوں کے ذریعے دکھی انسانیت کی خدمت کی جارہی ہے جس کے بغیر ہمیں چین نہیں آسکتا

اشتہارات کے ذریعے سے احمدیہ ٹی وی کی مدد کریں تو یہ ایک نیک کام ہوگا

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ فرمودہ ۱۶ فتح ۱۳۷۳ ھش (۱۶ دسمبر ۱۹۹۴ء) بمقام بیت الفضل لندن کا متن

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:-

"آج کے خطبے میں (-) ٹیلی ویژن احمدیہ کے متعلق چند امور جماعت کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ نئے سال سے پروگراموں میں کچھ تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ اور کچھ نئے پروگرام داخل کئے جارہے ہیں۔ ان کے متعلق جماعت کو اطلاع دینا بھی ضروری ہے اور جماعت پر جو تعاون لازم آتا ہے اس کی طرف بھی توجہ دلانی مقصود ہے۔

پاکستان کے لئے بارہ گھنٹوں کے پروگرام کی مجبوری

پہلے پاکستان میں روزانہ بارہ گھنٹے کا ٹیلی ویژن کا پروگرام چلتا تھا۔ اور بہت سے لوگوں کا خیال تھا اور درست تھا کہ پاکستان کے حالات میں بارہ گھنٹے کی ضرورت نہیں ہے اور بہت سا وقت ہمیں مجبوراً بھرنا پڑتا ہے۔ اور اس وقت دیکھنے والے بہت کم ہوتے ہوں گے۔ دوسری طرف یہ تکلیف کا احساس تھا کہ چونکہ دل چاہتا تھا کہ یہ پروگرام ضرور دیکھیں اس لئے ہر وقت بے چینی لگی رہتی تھی کہ پیچھے پتہ نہیں کیا پروگرام ہو رہے ہوں گے ہم دفتروں میں یا سکولوں میں کالجوں میں بیٹھے رہے۔ اور ٹیلی ویژن اس دوران جاری رہا۔ ان کی وضاحت کے لئے میں ایک دفعہ لکھ بھی چکا ہوں کہ اصل بات یہ ہے کہ وہ بارہ گھنٹے ہمارے لئے ضروری تھے۔ اگر وہ بارہ گھنٹے ہم اس وقت نہ لیتے تو وہ سیارہ جس پر جماعت احمدیہ کی پاکستان ہندوستان وغیرہ کی ضرورت پوری ہو سکتی تھی اور باحسن پوری ہو سکتی تھی۔ اس کے بہت سے اور گاہک موجود تھے اور بعض ہندوستانی کمپنیاں تو بہت بڑی بڑی قیمتیں دے کر اس سیارے پہ آنا چاہتی تھیں۔ کیونکہ ان کے علم کے مطابق بھی یہی ان کے علاقے کے لئے بہتر تھا۔ اگر ہم چوبیس گھنٹے کا لیتے تو فی گھنٹہ کے حساب سے کچھ کم ملتا لیکن بہت بڑا وقت ہمارے ہاتھ سے ضائع ہو جاتا اور ہمارے کام نہ آتا۔ تو بہت گفت و شنید کے بعد بارہ گھنٹے والا وقت ہمیں میسر آیا اس سے کم ممکن نہیں تھا۔ کیونکہ کم اگر کرتے بھی تو فی گھنٹہ قیمت بہت بڑھ جاتی۔ پھر دوسری کمپنیاں بیچ میں داخل ہو جاتیں اور اس کے نتیجے میں پھر ہر وقت رسہ کشی جاری رہنی تھی۔ اور جو زیادہ پیسے دیتا وہ وقت پر قبضہ کر سکتا تھا۔ ہندوستان کی کمپنیوں کو اس لئے موقعہ نہیں مل سکا کہ وہ جس رفتار سے جس طریقے سے پیسہ دینا چاہتے تھے وہ یورپین کمپنیوں کو منظور نہیں تھا۔ تو باوجود مقابلے کے اور بہت زیادہ پیسے دینے کے پھر بھی اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام لکھوا دیا۔ لیکن بارہ گھنٹے سے کم اگر خریدتے تو کمپنیوں کو ہم میں دلچسپی نہ رہتی۔ یہ مجبوریاں تھیں جن کے پیش نظر یہ اہم فیصلہ کیا گیا اور جب بارہ گھنٹے ملے تو انہیں بھرنا تھا بہرحال کسی طریق سے۔ تو زیادہ تر پرانے جو ہمارے پروگرام ہیں ان سے ہی استفادہ ہوتا رہا کیونکہ نئے پروگرام بنانا ایک بہت ہی مشکل کام ہے اور اس کے لئے جتنا روپیہ چاہئے جتنی علمی اور تجرباتی ضرورت ہے۔ اکثر جگہ اس کا فقدان ہے۔ پس بعض دفعہ اتنے پرانے پروگرام بار بار دکھائے گئے کہ بعض لوگوں نے اس پر لکھا بھی کہ بہت ہی زیادہ پروگرام آرہے ہیں کبھی سفید داڑھی والے کبھی کالی داڑھی والے۔ صرف تنوع اتنا ہی رہ گیا کہ کالی داڑھی کے بعد سفید آجاتی ہے اور سفید کے بعد کالی آجاتی ہے۔ ان کو میں نے کہا کہ آپ ایک رنگ کی داڑھی والے پروگرام بنا کر بھیج دیں میں وہ چلوادوں گا۔ ہیں ہی نہیں تو ہم کریں کیا؟ اور جو پروگرام بنا کر شروع میں بھجوائے گئے وہ بہت ہی بیگانہ تھے اور ان کا بعض جگہ رد عمل ہو سکتا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے بعضوں نے اپنے اور اپنے بچوں کو دکھانے کے لئے پروگرام بنائے ہیں اور مطالبہ تھا کہ ضرور دکھاؤ۔

بے سروسامانی کا آغاز

وہ پروگرام جن کا میں نے ذکر کیا ہے ان میں اگرچہ تنوع نہ ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا ضرورت سے زیادہ تسلسل ایک ہی بات کا پایا جاتا تھا لیکن یہ پروگرام اپنی ذات میں تعلیمی اور دینی اور روحانی تھے اور بہت سے ایسے تھے جو پہلے جماعت نے نہیں دیکھے تھے۔ بعض لوگوں کو تکرار دکھائی دیتی تھی لیکن بعضوں کے لئے بالکل نئے تھے۔ کیونکہ اس سے پہلے جو ویڈیو کا نظام تھا وہ بہت کم لوگوں کو دستیاب ہوا ہے۔ جماعت کی بھاری اکثریت اتنی غریب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** دو روپیہ

ہے کہ وہ ویڈیو اپنے گھروں میں رکھنے کی طاقت ہی نہیں رکھتی۔ لیکن یہ عالمی ٹیلی ویژن کا نظام ہے اس میں اگرچہ امیر گھروں کو سہولت ہو گئی تھی کہ اپنے گھر میں بیٹھ کر دیکھ سکیں۔ مگر جماعت کی طرف سے وسیع پیمانے پر انتظام کرائے گئے کہ ایسے مراکز ہو جائیں جہاں ہر شخص پہنچ کر اس سے استفادہ کر سکے۔

بہرحال یہ ایک بے سروسامانی کا آغاز تھا۔ رفتہ رفتہ شروع ہو گیا۔ تجربے بھی ہوئے کچھ پروگرام بنانے کے سلیقے بھی لوگوں نے سیکھے اور دن بدن کچھ نہ کچھ بہتری ضرور ہوتی رہی۔ اب تقریباً ایک سال گزر گیا ہے۔ جتنی تبدیلیاں پروگراموں میں میں چاہتا تھا وہ اس لئے پیدا نہیں ہو سکیں کہ ہمارے پاس طوعی کام کرنے والے، اتنے ایسے کام کرنے والے میسر نہیں جو فن بھی جانتے ہوں۔ طوعی کام کرنے والے تو بے شمار ہیں اللہ کے فضل کے ساتھ۔ ایک آواز دو تو ضرورت سے بیسیوں گنا زیادہ دوست خدمات پیش کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ ایک فن کا کام ہے۔ اس کے لئے مہارت بھی چاہئے کچھ ذہنی صلاحیتیں بھی اچھی چاہئیں۔ کچھ ذوق کے بھی تقاضے ہیں وہ پورا کرنے کے لئے اللہ کی طرف سے وہ ذوق فطرت میں ودیعت ہی نہ ہوں تو محض علم سے بھی کام نہیں چلتا۔ پھر دینی علم کی بھی ضرورت ہے دوسرے علم کی بھی ضرورت ہے۔ اور پھر تھوڑے پیسے میں اچھی چیز پیدا کرنا۔ یہ خود ایک صلاحیت کا تقاضا کرتا ہے۔ تو یہ سارے مختلف محرکات اور موجبات ایسے رہے کہ جن کی وجہ سے جس رفتار سے میں چاہتا تھا کہ جماعت کے سامنے بہتر سے بہتر پروگرام پیش کئے جا سکیں وہ نہیں ہو سکا۔

بعض جماعتوں کی محرومی کے گلے

اس کے علاوہ کچھ وقت اس سال کے دوران میں بعض جماعتوں کی طرف سے بار بار اپنی محرومی کی شکایت ہوئی مثلاً آسٹریلیا کی طرف سے بہت سے احمدی لکھتے رہے۔ دور دراز کے جزائر فجی ہیں۔ نیوزی لینڈ وغیرہ وہاں سے بھی توجہ دلائی جاتی رہی کہ ہمیں کب شامل کریں گے۔ تو ان کو بھی شامل کرنا تھا تو اس سال ان کو بھی شامل کیا گیا۔ پھر امریکہ اور کینیڈا کا تقاضا یعنی بحیثیت جماعت تو کینیڈا تھا لیکن انفرادی لحاظ سے امریکہ کے بھی بہت تقاضے آتے رہے کہ ہمارے لئے بھی روزانہ کا پروگرام بنایا جائے۔ افریقہ کے لئے بھی زیادہ وقت کے پروگرام کی ضرورت تھی۔

تو اس سال بہت بڑی توجہ پروگرام کو بڑھانے پر رہی۔ اور اب خدا کے فضل کے ساتھ آج تک کی جو رپورٹ ہے اس کے مطابق دنیا میں اب ہر جگہ خدا کے فضل سے (-) ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام دیکھے جا سکتے ہیں اور اس کے لئے مختلف نوعیت کے ڈش اینٹیناز کی ضرورت ہے اس کے متعلق جماعت اچھی طرح ہدایت دیتی ہے مختلف ممالک کی جماعتوں کو اور پھر ایسے ماہرین بھی تیار کئے گئے جو مختلف ملکوں میں جا کر ان کو تربیت دیں "تیار کئے گئے" کا لفظ غلط ہے۔ تیار ہوئے اللہ کے فضل سے مل گئے۔ پاکستان سے بھی ملے۔ اور ایک ہمارے جنود صاحب (-) جنود اللہ صاحب کے صاحبزادے (وفات یافتہ) جو ہوا کرتے تھے سرگودھا میں۔ جو ماریشس میں ہیں۔ وہ اللہ کے فضل سے اس فن میں ایک طبعی ذوق رکھتے تھے۔ اور بہت جلدی انہوں نے اس میں ترقی کی اپنے آپ کو وقف کیا ان کو وہاں افریقہ میں تربیت کے لئے بھجوایا گیا۔ اس سے پہلے ڈش ماسٹر صاحب بھی افریقہ گئے وہاں بھی تربیت دی۔

تو سب ایسی جماعتوں میں جہاں صرف تربیت کی کمی کی وجہ سے دقت نہیں تھی بلکہ روپے کی وجہ سے بھی دقت تھی۔ یعنی اگر مارکیٹ سے جا کر وہ سامان خریدے جاتے تو جس قیمت پر ہمارے تربیت دینے والوں نے ان کو وہ انٹینا مہیا کئے اور حاصل کرنے سکھا دیئے اس سے دس گنا بعض دفعہ پندرہ گنا بعض دفعہ بیس گنا زیادہ قیمت پر مارکیٹ سے وہ چیز ملتی تھی۔ تو اس پہلو سے ساری دنیا میں ڈش انٹینا لگانا اور سستا سامان مہیا کرنا اس کو صحیح طریقے سے Install کرنے کی تربیت دینا۔ یہ کام بھی خدا کے فضل سے ساتھ ساتھ جاری رہا اور ابھی جاری ہے۔ لیکن چونکہ مقامی دوست بہت سے تیار ہو چکے ہیں۔ اس لئے اب ہر ملک میں مرکزی نمائندوں کو جانے کی ضرورت نہیں۔ اور یہ کام پھیل رہا ہے اس نے آگے بہت سا ابھی پھیلنا ہے۔ ایک یہ حصہ تھا۔

عالمی ضرورتیں پوری نہیں ہوتیں۔ لیکن ابھی تک کچھ وقت کے توازن کے لحاظ سے تسلی نہیں تھی۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ پاکستان کو بارہ گھنٹے ملے ہوئے تھے اور یورپ کو عملاً اڑھائی گھنٹے روزانہ ملتے تھے۔ اس لئے بہت غور و فکر کے بعد، وسیم جسوال صاحب کی محنت کا بڑا دخل ہے ان کو میں نے سمجھایا کہ اس طریق پر پاکستان کا کچھ وقت کم کریں۔ یورپ کا وقت بڑھائیں اور اگر ضرورت پڑے تو امریکہ کا بھی وقت بڑھایا جائے۔ آسٹریلیا وغیرہ کے لئے بھی۔

کیونکہ وہاں زبان کی مشکل ہے۔ اگر صرف تین گھنٹے رکھے جائیں تو انگریزی بولنے والے اور انڈونیشین بولنے والے ان کے درمیان وقت کی تقسیم ہو تو بہت تھوڑا تھوڑا وقت ہاتھ آتا ہے۔ اور روزمرہ کے ضروری پروگرام بھی پورے نہیں ہو سکتے۔ اس پہلو سے سارے عالمی پروگرام کے ٹیلی ویژن کے اوقات کے تناسب کو درست کرنا ضروری تھا۔

نئے سال سے ایم ٹی اے کا دورانیہ

آج میں آپ کو مطلع کر رہا ہوں اللہ کے فضل کے ساتھ کافی دقت کے بعد کافی مشکلات کو عبور کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے معاملات ہمارے لئے آسان فرما دیئے مشکل صرف یہ نہیں تھی کہ زیادہ وقت کے لئے پیسے کہاں سے لائے جائیں اور ان کمپنیوں سے کس طرح معاملات طے کئے جائیں کمپنیوں کے لئے بھی یہ دقت تھی کہ آگے ان کے پاس ان اوقات میں پہلے ہی سے بکنگ ہو چکی تھی۔ مثلاً یورپ ہے۔ یورپ میں ہمارے پروگرام سے پہلے بھی بعض ایسے ان کے بڑے بڑے گاہک موجود تھے جن کو وہ ہماری خاطر ناراض نہیں کر سکتے تھے۔ اور ہمارا پروگرام ختم ہوتے ہی پھر دوسرے ایسے گاہک موجود تھے ان سے ہم نے درخواست کی کہ آپ ہماری طرف سے نمائندہ بن کے ان لوگوں سے درخواست کریں۔ ان کو یہ نہ کہیں کہ ہم تمہارا پروگرام بند کر رہے ہیں ان سے درخواست کریں ان کو کہیں کہ ہم تم کو فلاں جگہ وقت مہیا کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ جماعت کی مجبوری ہے تم ان سے تعاون کرو۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہوا کہ اس معاملے میں وہاں وہاں سے تعاون ملا ہے جہاں سے انسان سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ محض ایک شریفانہ درخواست پر ان لوگوں نے بہت ہی شرافت کا نمونہ دکھایا۔ اور اپنے پروگرام کو دوسری جگہ پھینک کر جماعت کے لئے وقت مہیا کر دیا۔ پس اب اگلے سال سے، یعنی جنوری سے (اللہ نے چاہا تو) پاکستان کا وقت بارہ گھنٹے سے گھٹا کر سات گھنٹے کر دیا گیا ہے۔ اور اس میں ان کو کوئی کمی محسوس نہیں ہو گی۔ سات گھنٹے کے اندر جتنے بھی پروگرام ہوں گے (اللہ نے چاہا تو) کوشش کریں گے، میں آگے ذکر کروں گا کہ کون سے پروگرام ہیں۔ وہ سات گھنٹے میں اچھی رونق بھر دیں گے۔ اور صرف رونق نہیں بنیں گے بلکہ بہت اہم تعلیمی پروگرام ان کو مہیا کئے جائیں گے۔

مگر اس وقت تو میں آپ کو صرف عالمی پروگراموں کے وقت کی تقسیم کے متعلق بتا رہا ہوں۔ پاکستان کا وقت یکم جنوری سے (اللہ نے چاہا تو) بارہ گھنٹے سے گھٹا کر سات گھنٹے کر دیا جائے گا۔ یورپ کا وقت اڑھائی گھنٹے سے بڑھا کر ساڑھے پانچ گھنٹے کر دیا جائے گا۔ یورپ میں سب سے زیادہ ضرورت تھی ہم اسے اور بھی بڑھا سکتے تھے لیکن یہاں مشکلات کئی قسم کی ہیں۔ صرف یہ نہیں کہ اس وقت دوسرے تعاون کرتے ہوئے ہمیں وقت حاصل کرنے کی اجازت دیں۔ بلکہ ایک خاص وقت پر آ کر قیمت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ وہ آسمان سے باتیں کرنے لگتی ہے۔ اب مثلاً پہلے ہم چار بجے یہاں پروگرام ختم کر دیا کرتے تھے اب ساڑھے پانچ بجے تک پروگرام جاری رہیں گے۔ اور وہ جو ڈیڑھ گھنٹہ ہے بعد کا وہ اتنا مہنگا ہے کہ پچھلے سارے وقت کے برابر قیمت ہے۔ اس لئے جتنا آپ شام میں آگے بڑھتے ہیں اتنا ہی وقت مہنگا ہوتا چلا جاتا ہے۔ پھر ہفتہ اتوار کو اس سے بھی اضافہ ہو جاتا ہے تو جو قیمتیں طے کرنے کے فارمولے بنے ہوئے ہیں ان کو نظرانداز تو نہیں کیا جا سکتا ان پر ہمارا اختیار ہی نہیں ہے۔ مگر اس پہلو سے میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ خدا کے فضل کے ساتھ یورپ میں یہ ساری رفتیں طے ہو گئیں اور اڑھائی کی بجائے ساڑھے پانچ گھنٹے روزانہ کا پروگرام شروع ہو گا۔ جو ساڑھے پانچ تک جاری رہے گا۔ یعنی ڈیڑھ گھنٹہ چار بجے کے بعد شام کو ملے گا اور ڈیڑھ گھنٹہ شروع میں۔ یعنی ایک بجے کی بجائے ساڑھے گیارہ بجے شروع ہو گا۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یورپ کی اہم ضرورتیں پوری کرنے میں ہمیں بہت مزید سہولت ہو جائے گی۔ یورپ کی ضرورتوں میں عربی پروگرام ہیں ترکی زبان کے پروگرام ہیں۔ البانین ہیں۔ بوسنین ہیں۔ جرمن ہے۔ فرنچ ہے اور پھر سپینش ہے۔ اور بھی بہت سی ایسی زبانیں ہیں جن میں ہمیں لازماً" کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ان کے پروگرام دینے پڑیں گے۔ اور پھر رشین زبان ہے اس کو بھی مستقل ایک اہمیت حاصل ہے۔ اللہ کے فضل سے رشیا میں دن بدن جماعت کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ اور نئے مشنز بن رہے ہیں۔ تو اتنی زبانوں کے اتنے اہم تقاضے پورے کرنے کے لئے ساڑھے پانچ گھنٹے کا پروگرام بھی معمولی ہے۔ لیکن اتنی بڑی ذمہ داری ہے اور اتنا بڑا پروگرام بنانے والا حصہ ہے کہ جن لوگوں کو تجربہ نہیں ان کو اندازہ نہیں کہ ایک گھنٹہ کا پروگرام بنانے میں کتنی محنت صرف ہوتی ہے اور کس طرح بار بار تبدیلیاں پیدا کرنا پڑتی ہیں۔ وہ پروگرام جو ہمارے بے ساختہ بن رہے ہیں وہ اور بات ہے لیکن جو معین بنائے گئے ہیں ان پر بہت محنت اٹھانی پڑتی ہے۔ اللہ کے فضل کے ساتھ اب ہر جگہ ٹیمیں تیار ہو رہی ہیں وہ کریں گی (اللہ نے چاہا تو) لیکن ابھی اس طرف سے مجھے کمی دکھائی دے رہی ہے۔ اس طرف بھی میں خاص طور پر توجہ دلاؤں گا۔

تو یورپ میں ساڑھے پانچ گھنٹے کا روزانہ پروگرام ہو گا۔ اور مشرق بعید کے لئے تین کی بجائے ساڑھے پانچ یا چھ کا۔ ابھی معین طے نہیں ہوا۔ لیکن کم و بیش ان کا بھی دگنا ہو جائے گا۔ افریقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور امریکہ کے لئے ہم پہلے ہی چار گھنٹے روزانہ دے رہے ہیں میرا خیال تھا کہ اسے بھی چھ گھنٹے کر دیا جائے تاکہ تمام دنیا میں کم سے کم چھ یا ساڑھے پانچ گھنٹے کے پروگرام یکساں ہو جائیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ امریکہ اور کینیڈا ابھی تک اپنے تین گھنٹوں کے پروگرام کو ہی روز نہیں کر سکے۔ انہوں نے آگے وقت لینا ہے وہاں پروگرام بنانے ہیں اور پھر دوبارہ وہاں سے یہی پروگرام دوبارہ نشر کرنے ہیں یا کچھ اور بیچ میں شامل کرنے ہیں۔ تو اب جب ان پہ ذمہ داری پڑی ہے تو ان کو سمجھ آئی ہے کہ کتنا مشکل کام تھا۔ اور وہ تین گھنٹے سے زیادہ ابھی استطاعت نہیں رکھتے۔ تو جب وہ چار گھنٹے بھی استعمال نہیں کر سکے تو ان کو چھ گھنٹے دینے کا مطلب ہی کوئی نہیں تھا۔ جو چوتھا گھنٹہ ہے ہمارا وہ افریقہ کے زیادہ کام آتا ہے۔ اور ان سے میں نے کہا ہے کہ افریقہ کے خصوصی پروگرام اس چوتھے گھنٹے میں رکھیں اور اس میں ابھی محسوس ہونے لگا ہے کہ زیادہ وقت کی ضرورت ہے مگر صرف افریقہ کے لئے اتنا بڑا خرچ کرنے کی ابھی استطاعت نہیں ہے۔ یا ہے تو یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ نسبتی طور پر استطاعت نہیں ہے۔

(اس دوران حضرت صاحب کی خدمت میں ایک چٹ پہنچائی گئی۔ جس کو پڑھنے کے بعد آپ نے فرمایا) ہاں وقت کے متعلق جو آخری اطلاع آئی ہے وسیم جسوال نے کانٹریکٹ سائن کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یورپ کے لئے جو ساڑھے پانچ گھنٹے کا وقت ہے وہ ساڑھے گیارہ بجے سے شروع ہو کر ۵ بجے شام تک ختم ہو گا۔ مراد اس سے یہ ہے کہ انگلینڈ میں ساڑھے گیارہ بجے شروع ہو کر ساڑھے پانچ بجے تک رہے گا۔ اور یورپ میں ساڑھے بارہ بجے شروع ہو کر ساڑھے چھ تک رہے گا۔ اس لئے یورپ کا وقت چونکہ یورپین کمپنیوں سے ہمارے معاہدے ہیں وہ ساڑھے چھ تک پہنچنا بہت ہی مہنگے سکیل میں داخل ہو گئے ہیں۔ چار بجے سے آگے بڑھ کر بلکہ تین سے چار تک بھی مہنگا ہو جاتا ہے چار سے آگے تو پھر بہت مہنگائی شروع ہو جاتی ہے۔ ہمیں عملاً وہاں اڑھائی گھنٹے مہنگا یورپین وقت خریدنا پڑا ہے تب جا کر یہ شکل نکلی ہے کہ انگلستان میں ساڑھے گیارہ سے پانچ تک اور یورپ میں ساڑھے بارہ سے چھ تک یہ کل ساڑھے ۵ گھنٹے کا پروگرام ہے۔

زبانیں سکھانے کا پروگرام

اب میں دوسرے بعض پروگراموں کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ بہت سے ایسے علمی پروگرام جماعت کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں جو ابھی اپنی تشکیل میں مکمل نہیں ہو سکے۔ اور جس حالت میں بھی ہیں وہ جماعت کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔ لیکن ابھی پوری طرح سب دنیا کے سامنے ایسی صورت میں پیش نہیں ہو سکے کہ ان سے حقیقی طور پر استفادہ ہو سکے۔ ان پروگراموں میں ایک پروگرام تو زبانیں سکھانے کا پروگرام ہے۔ ایک پروگرام ہے قرآن کریم کی تعلیم کا ایک پروگرام ہے ہومیو پیتھک نظام سے متعلق تعارف 'واقفیت' دواؤں کا تعارف اور روزمرہ کی ضروریات پوری کرنے کے لئے۔ جماعت کی تعلیم۔ یہ جو پروگرام ہیں ان کے متعلق مجبوری یہ ہے کہ مجھے خود کرنے پڑ رہے ہیں۔ اور یہ نہیں کہ مجھے کوئی شوق ہے کہ ہر پروگرام میں خود کروں بلکہ سخت وقت کی کمی کے باوجود مجبوراً کرنے پڑ رہے ہیں۔ مثلاً زبانیں سکھانے کا پروگرام میں نے چھ مہینے انتظار کیا مختلف ایسے دوستوں کے سپرد کئے بعض کو میں سمجھتا تھا کہ ایسے پروگرام بنانے کی صلاحیت ہے۔ سمجھتے ہیں۔ لیکن تمام باری باری ہم نے بہت کوشش کی۔ سب کے سب نے ہتھیار ڈال دیئے۔ ہمیں نہیں سمجھ آ رہی کہ کس طرح آپ کہہ سکتے ہیں کہ بغیر کسی دوسری زبان کے سہارے کے بڑے لوگوں کو ٹیلی ویژن کے ذریعے زبان سکھائی جا سکتی ہے۔ اور اس وجہ سے پھر 'سفر مجبوراً مجھے خود جو میری سوچ تھی اسے عمل میں ڈھال کر دکھانے کی توفیق ملی ہے۔ اور یہ ہے بہت ضروری اول تو یہ کہ ساری دنیا میں اردو کی تعلیم حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی کتب اردو میں ہونے کی وجہ سے ازبس ضروری ہے۔ اور پھر چونکہ خطبات بھی (امام جماعت) اردو میں دیتا ہے۔ اسی لئے ترجموں کی بجائے اگر براہ راست سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔ تو اس کی دوسرے ترجمے سے کوئی نسبت نہیں رہتی۔ یعنی ترجمے کی اس سے کوئی نسبت نہیں رہتی۔ اور پھر اکثر دنیا میں جو (دعوت الی اللہ) کا انتشار ہوا ہے اس میں ہندوستان اور پاکستان کے رہنے والوں کو خدا تعالیٰ نے غیر معمولی توفیق بخشی ہے اور ان کے لئے دوسری زبانیں سب سیکھنا بہت مشکل کام ہے۔ اس لئے اگر اس عرصے میں جو لوگ احمدی ہوئے ہیں وہ اردو سیکھنے لگیں تو ان کے آپس میں روابط بڑھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنا مافی الضمیر بتانے کی سہولت پیدا ہو جاتی ہے اور جماعت کی عالمی یکجہتی میں بہت مفید ہے۔ اس لئے مجبوراً یہ کام مجھے کرنا پڑا۔ اور اردو میں ہمارے یہ جو سبق ہیں یہ جاری ہیں۔ اب تک تقریباً ۳۰ سبق ہو چکے ہیں۔ اور غالباً ابھی باقاعدہ ان کا سب ملکوں میں اجراء نہیں ہوا۔ وجہ جو ہے وہ میں ابھی سمجھاؤں گا آپ کو۔

یہ جو تیس سبق ہوئے ہیں ان میں ایسے دوست شامل ہوئے ہیں جن کو اردو کی الف بے بھی نہیں آتی تھی۔ اور وہ سامنے بیٹھے ہوتے ہیں اور مجھ سے گفت و شنید ہو رہی ہوتی ہے۔ اور آپ حیران ہوں کہ تیسرے سبق تک پہنچتے پہنچتے (جیسا کہ اللہ نے چاہا ہے) اچھی طرح اردو بولنے لگ گئے ہیں۔ سوال کرنے لگ گئے ہیں لطیفے سمجھتے ہیں۔ اور پُر مذاق گفتگو بھی کر لیتے ہیں۔ لیکن ابھی بہت ابتدائی دور ہے۔ یہ بات تو قطعاً ثابت ہو گئی کہ یہ نظریہ غلط نہیں تھا کہ ہم کسی اور زبان کے سہارے کے بغیر براہ راست ایک زبان کو سکھا سکتے ہیں۔ اس میں جو فوائد ہیں وہ ایک سے زیادہ ہیں۔ ایک تو فائدہ میں نے بار بار سمجھایا ہے پہلے بھی کہ جو زبان بچوں کو سکھائی جاتی ہے وہ بغیر کسی زبان کی مدد کے سکھائی جاتی ہے اور یہ قانون قدرت ہے۔ خدا نے قانون بنایا ہے۔ خدا نے طریقہ بنایا ہے۔ اور اس سے بہتر دنیا میں طریقہ ہو ہی نہیں سکتا۔ انسان جتنا مرضی ترقی کر لے اس طریق سے بہتر کوئی طریقہ ایجاد نہیں کر سکتا۔ جاہل سے جاہل ماں بھی اپنے بچے کو اپنی زبان سکھانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اور ہر زبان سکھانے کی انسان صلاحیت رکھتا ہے۔ تو اس طریق کو اپنا کر جو زبان سکھائی جائے۔ اگرچہ اس میں محنت زیادہ ہے اور وقت زیادہ لگتا ہے لیکن جتنی زبان بھی سیکھنے والے سیکھتے ہیں وہ اس کے سسٹم کا ان کے اندرونی نظام کا حصہ بن جاتی ہے۔ اور کسی ترجمے کے بغیر بے ساختہ ان کے ذہن میں وہ لفظ ابھرتے ہیں محاورے ابھرتے ہیں جن کی ان کو کسی خاص صورت میں ضرورت پیش آتی ہے۔ تو اس پہلو سے لازماً" یہ بہترین طریق ہے۔ لیکن وقت کے لحاظ سے اگر مثلاً وہاں ہم جو بغیر دوسری زبان کے سہارے کے کوشش کرتے ہیں کہ بعض الجھے ہوئے معاملات سلجھ جائیں۔ کلاس کے سب طالب علم سمجھ جائیں۔ وہاں بعض اوقات دل چاہتا ہے کہ فوراً انگریزی میں بتا دیا جائے کہ یہ ہم کہنا چاہتے ہیں وہ فوراً سمجھ جائیں گے۔ انگریزی بولنے والوں کے لئے تو آسان ہو جائے گا۔ لیکن وہ لاکھوں آدمی جن کو انگریزی نہیں آتی۔ وہ کیسے سمجھیں گے۔ اور جب جاپانی سکھا رہے ہوں گے آپ تو پھر کیا ہو گا جب چینی سکھا رہے ہوں گے تو پھر کیا ہو گا۔ جو فوائد ہیں اس طریق کے وہ دوسرے طریق سے بہت زیادہ ہیں ان پر بہت حاوی ہیں۔ اب دوسرا مرحلہ یہ تھا کہ ان سب زبانوں کا مختلف زبانوں میں اس رنگ میں ترجمہ ہو باقاعدہ اردو سمجھ کر ترجمہ نہ کیا جائے بلکہ جس طرح طالب علم اردو سیکھ رہے ہیں ترجمہ کرنے والا جو سمجھ رہا ہے۔ وہ اپنی زبان میں اس کا ترجمہ کرے یعنی اس کو ترجمہ کہنا کچھ شاید سو فیصدی درست نہیں ہے۔ وہ مضمون جو اس کے ذہن میں ابھرتا ہے جو اردو سیکھنے والے طالب علموں کے ذہن میں اس وقت ابھر رہا ہے اس کو اپنے ذہن میں جما کر اپنی زبان میں اس کو بیان کرے۔ یہ طریق تھا جس پر مختلف اہل علم اور اہل زبان کو یہ ویڈیوز بھجوائی گئیں اور ان سے درخواست کی گئی کہ جتنی جلدی ہو سکے کریں۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں، کہ ایک ہی پروگرام میں آٹھ زبانیں سکھا دی جائیں۔ یعنی اردو کے ساتھ عربی بھی ہو انگریزی بھی ہو فارسی بھی ہو (فارسی کا تو ابھی وقت نہیں آیا) مگر جرمن وغیرہ ایسی زبانیں۔ فرنچ ہو۔ سپینش ہو۔ یہ حصہ ابھی پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچا۔ کیونکہ سب کی رفتاریں الگ الگ ہیں۔ اور سب تجربہ کرنے والوں کی صلاحیتیں بھی الگ الگ ہیں اس لئے جب بھی ہم شروع کریں گے تو لوگ گھبرا کر یہ نہ سمجھیں کہ او ہو ناکام ہو گیا یہ تجرباتی دور ہے جن کے نتیجے میں ہم آئندہ بہتر پروگرام بنا سکیں گے۔

زبانوں کے پروگرام میں بعض مشکلات

مرکزی بنیادی ڈھانچہ بہرحال تیار ہو رہا ہے۔ اس میں اضافے ہوتے رہیں گے۔ اس کو آئندہ اور بھی کئی نئے نقوش عطا کئے جا سکتے ہیں جو پروگرام کو زیادہ خوبصورت بنا دیں۔ بعض لوگوں کو جو دقتیں تھی وہ مجھ سے رابطہ رکھتے رہے۔ ان کو جب سمجھایا تو ان کو بات سمجھ میں آ گئی۔ ایک ہمارے نوید ماجد صاحب جو فرنچ ہیں۔ بہت تعلیم یافتہ آدمی ہیں اور خود (احمدی) ہوئے اور رویاء کے نتیجے میں۔ ایک نہیں ایک سے زیادہ رویاء دیکھیں اور ان کی شادی ہبتہ النور صاحب جو ہمارے امیر جماعت ہالینڈ ہیں ان کی بیٹی سے ہوئی ہے۔ اور وہ ڈچ بولنے والی ہیں لیکن کچھ اردو کی شد بد بھی رکھتی ہیں۔ انہوں نے مجھے دو تین خط لکھے کہ میں ترجمہ کر رہا ہوں۔ یا دوبارہ اسی زبان کو اپنی زبان میں کر رہا ہوں۔ لیکن کچھ دقتیں ہیں۔ بعض باتیں آپ ایسی کہہ جاتے ہیں کہ ان کا مفہوم سمجھ نہیں آتا۔ میں کیا کروں اس صورت میں۔ اور بھی کچھ دقتیں بتائیں۔ ان کو میں نے سمجھایا کہ ایسے حصے میں بعض دفعہ ہم ادھر ادھر کی کوئی اور بات شروع کر دیتے ہیں۔ اس کو آپ بھول جایا کریں اس عرصے میں آپ اپنی طرف سے کچھ بھر دیں۔ کیونکہ یہ لفظی ترجمہ ہو ہی نہیں رہا۔ یہ کوشش تو ہے کہ بغیر کسی دوسری زبان کے استعمال کے ایک زبان سکھائی جائے۔ تو جہاں تک آپ ہماری تصویروں سے استفادہ کر کے سمجھا سکتے ہیں۔ وہ سمجھائیں۔ جو باقی دقت ہے اس میں دوہرائی بھی ہو سکتی ہے بعض نئی باتیں آپ داخل کر سکتے ہیں اپنی عقل سے۔ کہ سننے والا طالب علم ان کو سمجھ سکے۔

تو کل ہی ان کا خط ملا ہے۔ بہت خوش ہیں۔ کہتے ہیں اس وضاحت کے بعد بڑی تیزی کے ساتھ پروگرام کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ لیکن نہ سب نے رابطے کئے ہیں۔ نہ مجھے پتہ ہے کہ کس کو کیا دقت ہے اس لئے اللہ بہتر جانتا ہے کہ جو پروگرام بنیں گے ان کی ابتدائی حالت کیا ہو گی۔ مگر اس وقت تو مجھے یہ جلدی ہے کہ بنیں سہی۔ چاہے ناقص بنیں۔ مگر ہم جلد از جلد ٹیلی ویژن کی دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیں۔ کہ ایک پروگرام کے ساتھ سات مزید زبانیں سکھائی جا رہی ہیں۔ یا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سات مزید زبانوں میں دوسرے علوم عطا کئے جا رہے ہیں۔ یہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔ آج تک دنیا کی انتہائی ترقی کے باوجود کسی کو یہ توفیق نہیں ملی۔ تو اپنی غربت کے باوجود جماعت احمدیہ اس ٹیلی ویژن کے قافلے میں بہت آگے قدم رکھ چکی ہے۔ لیکن غریبانہ قدم ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ جب امریکہ کو یہ کہا گیا کہ آپ جو ہمیں سٹیشن بنا کر دے رہے ہیں۔ امریکہ سے مراد وہ کمپنی جس سے ہم نے سودا کیا تھا اس میں سات اور زبانوں میں کی صورت آپ نے رکھنی ہے۔ ان کے ماہرین حیران رہ گئے کہ تم کہہ کیا رہے ہو۔ یہ ہو کیسے سکتا ہے۔ اتنا بڑا امریکہ اتنا بڑا ملک ہے۔ یہاں کسی کو توفیق نہیں ملی کہ ساری چینلز بھر دیں۔ آپ یہ کیا سوچ رہے ہیں۔ تو ہم نے کہا کہ ہم دیوانے اور قسم کے لوگ ہیں۔ آپ اس بات کو چھوڑیں کہ کیوں سوچ رہے ہیں۔ یہ ہو گا اور ہو کر رہے گا۔ ہم نے جو چینلز یعنی جو دیگر راہیں مختلف زبانیں استعمال کرنے کی بہت سی ہوتی ہیں وہ سب استعمال کرنی ہیں (اللہ نے چاہا تو) تو زبانوں میں تو یہ کافی حد تک آگے بڑھا ہے۔ اور جب یہ سلسلہ شروع ہو گا تو پھر ہم اس کو بار بار دوہرانا بھی شروع کریں گے۔ تاکہ سننے والوں کے لئے دقت نہ ہو۔ کہ یہ بات سمجھ نہیں آئی تھی اس لئے میں واپس جاؤں اب وہ بے چارہ واپس کیسے جا سکتا ہے ہر ایک کے پاس تو ریکارڈنگ کا انتظام بھی نہیں ہوتا۔ تو ہم دوہرائیں گے اور اتنی دفعہ دوہرائیں گے بعد میں کہ جن کے پاس ویڈیو ریکارڈنگ کا انتظام نہیں ہے وہ اطمینان سے بیٹھے ہیں ان کو ضرور (اللہ نے چاہا تو) آخر کار زیادہ گہرا مفہوم سمجھ میں آجائے گا۔ اور محاورے جو شروع میں سمجھ نہیں آتے وہ دو چار دفعہ سننے کے بعد جو ذہن پر نقش ہو رہے ہیں وہ ابھرتے ابھرتے جب سطح پر آتے ہیں۔ تو انسان سمجھتا ہے کہ ایک دم مجھے بولنا آگیا ہے۔ حالانکہ اس کی تہیں بٹھائی جا رہی ہوتی ہیں۔ اس سارے پروگرام کا مقصد یہی ہے۔ کہ بچے کے ذہن پر جس طرح تہیں جمائی جاتی ہیں۔ نقوش جمائے جاتے ہیں۔ ہر کوشش کے وقت بچے کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی ہوتی۔ لگتا یہ ہے کہ اس کے پلے کچھ نہیں پڑا۔ لیکن وہ جب تہیں جمتی ہیں۔ ایک خاص Threshhold ایک خاص اونچائی پر جب پہنچتی ہیں تو وہ Conscious ذہن یعنی بالشعور ذہن کے حصے سے تعلق رکھتی ہے وہ سطح۔ اور وہ جو Subconscious (لاشعوری) ذہن میں تیاری ہو رہی ہوتی تھی۔ لاشعوری حصے میں جو نقوش جم رہے تھے ان کی سطح اونچی ہوتے ہوئے وہ جو اوپر کی باشعور سطح ہے اس میں ابھر آتی ہے۔ جس طرح سمندر میں ٹیلے بنتے ہیں بعض دفعہ۔ چھوٹے چھوٹے جانور بے چارے ان گنت تعداد میں مرتے ہیں اور وہ باریک باریک تہہ بنتی چلی جاتی ہے۔ بعض دفعہ ایک ارب سال یا اس سے بھی زیادہ لگتا ہے۔ لیکن آخر باہر سر نکل آتا ہے۔ کورل آئی لینڈ سارے اسی طرح بنے ہیں۔ تو انسان کو بھی خدا تعالیٰ نے بڑے صبر کے ساتھ تعلیم دی۔ خدا کی ہر چیز میں صبر پایا جاتا ہے۔ اور یہ بھی صبر والا حصہ ہے۔ جن لوگوں نے بھی دیکھنا ہو گا ان کو باقاعدہ وقت دینا ہو گا اور صبر کے ساتھ دیکھتے رہنا ہو گا۔ یہاں تک کہ (اللہ نے چاہا تو) ان کو زبانیں آجائیں گی۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ ہمارے راویل بخاری صاحب ہیں۔ افریقہ سے پہلے وہاب تھے ان کو خبر کرنی تھی اب اُڈو صاحب ہیں اور اسی طرح اور ہیں جن کو کچھ پتہ نہیں تھا اور اللہ کے فضل کے ساتھ اچھی بھلی وہ گفتگو کرنے لگ گئے ہیں۔ براہ راست۔ زبان سنتے اور سمجھتے ہیں۔ ذہن ترجمہ نہیں کرتا خود پتہ چلتا ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔ لیکن یہ ہے غریبانہ پروگرام۔

یہ میں آپ سے دوبارہ عرض کرتا ہوں۔ جو کمپنیاں ایسے پروگراموں کے اوپر لکھو کھہا ڈالر خرچ کرتی ہیں وہ ہم چند پیسوں میں پورے کر رہے ہیں۔ واقعتہً چند پیسوں میں۔ یعنی اندر بیٹھے سمندر تو جا کر نہیں دکھا سکتے نہ ہمارے پاس وقت ہے۔ سمندر کی تصویریں دکھا دیتے ہیں۔ پتہ تو لگ جاتا ہے۔

زبانیں سکھانے کے دوران لطیفے

اور بعض دفعہ لطیفے بھی ہو جاتے ہیں بیچ میں۔ جب کھانے پینے کی چیزیں اور برتنوں وغیرہ کے متعلق متفرق گھریلو چیزیں دکھانے کا پروگرام تھا تو میں نے ان کو کہا ہوا ہے کہ پیسے خرچ نہیں کرنے جماعت کے۔ اپنے گھروں سے کارکن چیزیں لے کر آیا کریں۔ تو نمونے کے طور پر میں اپنے گھر سے سب ڈھیریاں اکٹھی کر کے لیجا رہا تھا۔ تو مجھے یاد آیا کہ نمک دانی مرچ دانی کا برتن نہیں رکھا۔ تو میں نے اٹھا کر جیب میں ڈالی اور جگہ نہیں تھی۔ اور خیال تھا کہ پہلے نکال کر جیب سے 'رکھ لوں گا وہ میں بھول گیا۔ جب اس کی باری آئی تو میں نے جیب سے نکالی۔ تو اس پر کینیڈا سے میری بہن امتہ الجمیل کا احتجاج آیا۔ یعنی احتجاج سختی کا نہیں تھا۔ اور نرمی اور پیار کا تھا۔ کہ بھائی آپ یہ تو نہ کیا کریں کہ جیب سے ہاتھ ڈال کر نمک دانیاں نکالا کریں۔ عجیب لگتا ہے۔ تو میں نے کہا کہ ہم ہیں ہی عجیب لوگ۔ ہمارے پروگرام غریبانہ اور سادہ ہیں۔ اور دنیا شرماتی ہو گی۔ مجھے تو کوئی شرم نہیں۔ مجھے تو یہ پتہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے متعلق ہمیں اللہ نے یہ خبر دی کہ یہ کہو کہ (-) میں تو ضرورت کی چیزیں پوری کروں گا مجھے تکلف نہیں ہے۔ تو سارے احمدیہ ٹیلی ویژن کا یہ مزاج ہے۔ کوئی تکلف نہیں۔ جو ضرورت ہے وہ پوری کرنی ہے۔ اور بہت ہی غریبانہ طریق پر ہوتی ہے۔ پر ہو جاتی ہے۔ اور جہاں تک علمی فائدے کا تعلق ہے۔ یہ زیادہ مفید طریقے پر خدا کے فضل سے ایم ٹی اے عملی خدمات سر انجام دے رہا ہے۔

ہومیو پیتھک کلاس

ہومیو پیتھی کے لیکچر ہیں۔ جن لوگوں نے سنے ہیں مختلف ملکوں میں اور انہوں نے شروع کر دیا ہے ہومیو پیتھک کا کام۔ ان کی طرف سے بہت ہی خوشکن اطلاعیں مل رہی ہیں۔ اور بعض لکھتے ہیں کہ ہمیں تو سکون مل گیا ہے زندگی میں۔ کہیں رات کے وقت بچہ بیمار ہوتا تھا بھاگے پھرتے تھے ڈاکٹروں کی طرف۔ فون کرتے تھے۔ کئی اخراجات اٹھتے تھے۔ یہ ایسی مصیبت تھی اور پھر ہسپتالوں میں ڈاکٹر کئی قسم کے ٹیسٹ کرتے تھے۔ اب ہم نے آپ کے بتائے ہوئے طریق پر ہومیو پیتھی شروع کی ہوئی ہے۔ اب ضرورت ہی نہیں رہتی باہر جانے کی۔ بعض مثالیں دیتے ہیں کہ فلاں بچے کو یہ تکلیف ہوئی یہ دوائی دی اور ٹھیک ہو گیا۔ بعض دوسروں کا علاج شروع کر چکے ہیں۔ تو علاج کا جو فن ہے یہ بہت ہی اہم ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کو دینی علم کے ساتھ لگا کر بیان فرمایا ہے۔ (-) علم تو دو ہی ہیں۔ یا دین کا علم ہے۔ یا بدنوں کا علم ہے۔ اور پرانے مفسرین نے اس کا ترجمہ طبی علوم کے طور پر کیا ہے۔ میں اس کو وسیع کرتا ہوں۔ میرے نزدیک بدن میں صرف طب نہیں بلکہ Matters کا علم ہے سائنس۔ تمام وہ علوم جو Matters سے تعلق رکھتے ہیں ان کو ایک طرف بیان فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور وہ تمام علوم جو تصورات کی دنیا سے عقائد سے یا دین سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو علم الدین کے طور پر بیان فرمایا ہے۔ تو ہم نے ہر چیز سکھانی ہے دنیا کو۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ غریب انسانیت کی شدید ضرورت ہے کہ اسے اپنا روزمرہ کی ضرورت کا سستا علاج سکھایا جائے۔ اتنی تکلیف میں ہے دنیا کہ تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں کہ غریبوں کی کیا حالت ہوتی ہو گی۔ اپنے گھر میں جب کوئی بیمار ہو اس وقت سمجھ آتی ہے کہ کس طرح سارا گھر بے چین ہو جاتا ہے۔ اور اللہ کا احسان ہے کہ ہومیو پیتھک کے علم کی وجہ سے نہ مجھے باہر بھاگنا پڑتا ہے نہ بچوں کو جانا پڑتا ہے۔ ہزاروں عام ضرورتیں خدا کے فضل سے پوری ہو جاتی ہیں۔ کبھی کسی اینٹی بائیوٹک کی ضرورت نہیں پڑی۔ اور اگر ہمارے گھر میں نہیں پڑتی تو آپ کے گھر کیوں پڑے۔ ہم بھی تو ایک ہی چیز ہیں۔ یعنی ہر احمدی کے گھر میں میں چاہتا ہوں کہ ویسا ہی سکون میسر آئے جیسا کہ اللہ کے فضل سے میرے گھر میں ہے۔ اور سب جگہ ہم بغیر خرچ کے اپنی ضرورتیں بھی پوری کریں اور ماحول کی ضرورتیں بھی پوری کریں۔ یہ گھر تک تو پھر فیض نہیں رہا کرتا۔ پھر تو اس فیض نے پھیلنا ہی پھیلنا ہے۔ اور اب سب دنیا میں ایسے مریض ہیں جو مجھ سے علاج کروا رہے ہیں۔ اور ان کو میں سمجھاتا ہوں کہ اب اپنے پاؤں پہ کھڑے ہو۔ مجھ سے سیکھو اور خود اپنا بھی علاج کرو اور اپنے ماحول میں بھی غریبوں کا علاج کرو۔ یہ اتنا اہم ذریعہ ہے کہ اس کے ذریعے ہم (اللہ نے چاہا تو) اپنے روحانی انقلاب میں بہت مدد لیا کرتے ہیں۔ یہ دو علم گاڑی کے دو پہیوں کی طرح اکٹھے چلیں گے۔ آپ دعوت الی اللہ کرتے ہیں۔ تربیت کے کام کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ آپ کو خدا تعالیٰ نے شفا کا علم عطا کیا ہے اور شفا آپ کے ہاتھوں میں رکھ دی ہے۔ یعنی یہ تصور میں پیش کر رہا ہوں (اللہ نے چاہا تو) ایسا ہی ہو گا۔

دعوت الی اللہ میں ممد پروگرام

یہ جو صورت حال ہے یہ (دعوت الی اللہ) کے اور دینی سفر کے معاملے میں بہت زیادہ ممد ہے۔ اور ویسے بھی دکھتی ہوئی انسانیت کے لئے یہ خدمت کرنا اس واسطے بھی ضروری ہے کہ اس کے بغیر ہمیں نہیں چین آسکتا۔ وہ شخص جو حساس دل رکھتا ہو۔ اگر اس کے بچے بیمار ہوں اسے تکلیف ہو اور وہ دور کر لے اور باقی لوگوں کو کچھ فائدہ نہ ہو تو اسے چین کس طرح آسکتا ہے۔ بہت سے کہیں گے ہاں آتا ہے۔ یہی ہو رہا ہے۔ مگر میں جو بات کر رہا ہوں وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دل کی بات کر رہا ہوں۔ وہ دل اگر ہمیں نصیب ہو تو پھر چین نہیں آسکتا اس دل کا اگر کچھ پرتو بھی پڑ جائے تو چین نہیں آسکتا۔

تمام دنیا کی سہولت کا پروگرام

اس لئے یہ پروگرام صرف احمدیوں کی سہولت کی خاطر جاری نہیں کیا گیا۔ بلکہ تمام دنیا کی سہولت کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ امریکہ جیسے امیر ملک میں صحت کا نظام ایک اتنا اہم مسئلہ بن چکا ہے۔ اس پر حکومتیں بن سکتی ہیں اور ٹوٹ سکتی ہیں۔ اور ابھی جو کلنٹن کی پارٹی کو بھاری شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ اس میں دراصل صحت کے معاملے میں ان کی دخل اندازی تھی جو بعض دولت مندوں کو پسند نہیں آئی۔ انہوں نے اچھی کوشش کی تھی مگر ان کی صحت بھی دولت مندوں کے قبضے میں جا چکی ہے۔ اور بڑے بڑے مافیا بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کلنٹن کو سبق سکھایا کہ خبردار جو ہماری کمائی کے ذرائع پر تم نے نظر ڈالی۔ ملک مرتا ہے تو مرتا پھرے۔ ہمارے نظام میں دخل دینے کا تمہیں کوئی حق نہیں۔ یہ ان کا پیغام جو سب سمجھ رہے ہیں امریکہ والے یہ کلنٹن اور ان کی پارٹی کو دے دیا گیا۔ مگر ہومیو پیتھی کے معاملے میں بڑے سے بڑا دولت مند بھی کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ یہ ایک غریبانہ علاج ہے اور ایک طوعی کوشش ہے۔ صرف امریکہ کی جماعت کو یہ دیکھنا ہو گا کہ قانونی تقاضے ایسے پورے کریں کہ جس کے نتیجے میں وہاں مقدمہ بازیاں نہ ہوں۔ اور جہاں تک میرا علم ہے اگر کوئی مفت علاج کی درخواست کرے اور ایسی تحریر قطعی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل کرلی جائے کہ میں ذمہ دار ہوں میرا مفت علاج کیا جائے تو پھر اس کو مقدمے میں نہیں چھیڑا جاسکتا اگر کوئی پیسے وصول نہ کرے۔ اس پہلو سے وہاں کے قانون کا مطالعہ کرکے جماعت امریکہ کو بھی کینیڈا کو بھی آگے قدم بڑھانا چاہئے اور مجھے مطلع کرنا چاہئے کہ کس طریق پر ہم وہاں غریبوں کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ خدمت کرنے والوں کو خدمت کی جزا تو نہیں ملے گی اور نہ ہم اس کی توقع رکھتے ہیں۔ خدمت کی سزا نہ ملے۔

بعض ملکوں میں خدمت کی بھی سزا ہو جاتی ہے۔ اپنے اپنے رنگ ہیں۔ اب امریکہ میں خدمت کی یہ سزا مل سکتی ہے کہ کوئی مریض اچھا نہ ہو اس کی حالت بگڑ جائے تو وہ مقدمہ کردے کہ مجھے دس لاکھ ڈالر دلواؤ تم نے میرا علاج کیا تھا اور میں کہیں اور جاتا تو ٹھیک ہو جاتا۔ تو خدمت کی سزائیں نیک دل خدمت کرنے والوں کو کسی نہ کسی طرح بھی مل جاتی ہیں۔ پاکستان میں اور رنگ ہے سزا کا' ڈاکٹر گئے خدمت کرنے کے لئے ان کو پکڑ کر جیل میں ڈال دیا کہ احمدیوں کا کیا حق ہے کہ وہ غیر (از جماعت) کی صحت کا فکر کریں اور ان کے علاج کی کوشش کریں تو جماعت کو قربانیاں بھی دینا پڑیں گی لیکن جن ملکوں میں قربانیاں دیئے بغیر خدمت ہو سکتی ہے وہاں کیوں نہ بغیر قربانی کے خدمت کی جائے۔ نفس کی قربانی کافی ہے۔ لیکن بغیر قربانی سے مراد ہے' سزا کی قربانی کے بغیر۔ ان ملکوں میں قانون بہت آگے بڑھ چکے ہیں۔ بوسیدہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے ایسے معاملات میں باقاعدہ ماہر فن سے مشورہ کرنے کے بعد ایک طریق کار طے کرنا ہو گا اور یہ پروگرام تو اب شروع ہو جائیں گے۔ کم از کم اتنا تو فائدہ ہو گا کہ ایک نئے ملک میں غریب احمدی اپنے علاج خود کر سکیں گے۔

کھانا پکانے کے پروگرام

اس کے علاوہ اور بھی بہت سے پروگرام ہیں جن کے متعلق میں جماعت کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جلدی کریں اور اپنے اپنے ملکوں سے پروگرام بنا کر بھیجیں۔ لیکن جہاں تک مرکزی پروگراموں کا تعلق ہے جو میرے ذہن میں ہیں جماعت کے لئے ان میں ایک پروگرام جو اب داخل کیا جارہا ہے عنقریب وہ کھانا پکانا ہے۔ کھانا پکانے کے متعلق آپ پروگرام دیکھتے رہتے ہیں۔ مگر ان پروگراموں میں وہی فرق ہو گا جو ہمارے ہر دوسرے پروگرام میں ہوتا ہے۔ ہم گہری نظر سے ضرورت اور ضرورت مند کی ضرورت کو پیش نظر رکھ کے پروگرام بناتے ہیں۔ اس پہلو سے غریبوں کے کھانے کا کوئی پروگرام نہیں ملے گا آپ کو۔ ٹیلی ویژن چاہے پاکستان کی ہو یا باہر کی ہو۔ اگر کھانے کے پروگرام آتے ہیں تو ایسے ایسے امیرانہ ٹھاٹ کے پروگرام آتے ہیں کہ بھاری اکثریت جو غرباء کی ہے ان بیچاروں کو صرف تکلیف ہی پہنچتی ہے۔ یہ امیر بڑے بڑے نخرے کرتے ہیں پتہ نہیں کیا کیا کھاتے پیتے ہیں۔ ہمیں تو برتن خریدنے کی بھی توفیق نہیں ہے۔ یہاں جو لجنہ کی ٹیم بنائی گئی ہے۔ لجنہ کی تو نہیں خواتین کی ٹیم بنائی گئی ہے اس میں میری بچیاں بھی شامل ہیں۔ ان کو میں نے دو تین ملاقاتوں میں اچھی طرح سمجھایا ہے کہ آپ بے شک شوق پورے کر لیں دوسرے کھانے بھی سکھائیں نئے نئے کھانے بھی سکھا دیں۔ لیکن لازماً" اس بات پر زور دینا ہے کہ غریب کے گھر کا بجٹ ملحوظ رکھ کے اس کو بتائیں کہ وہ اتنے ہی خرچ میں بہتر لذت کس طرح حاصل کر سکتا ہے۔ کھانے کا تعلق صرف دولت سے نہیں ہے۔ کھانے کا تعلق ذوق اور سلیقے سے بھی ہے۔ امیر سے امیر گھر میں بھی اگر سلیقہ نہ ہو تو ایسے خوفناک کھانے پکتے ہیں کہ صاحب ذوق کے لئے ایک مصیبت بن جاتی ہے۔ بوئیں چھٹی ہوئی' اور کئی قسم کی مصیبتیں۔ اس لئے کھانا پکانے کا سلیقہ ٹھیک ہو جائے تو بعض دفعہ ایک معمولی قیمت کی چیز بھی بہت اچھی لگنے لگ جاتی ہے۔ ایسا کئی دفعہ ہوا ہے کہ ہمارے ہاں دال بھی پکی ہوئی تھی اور مچھلی یا مرغا وغیرہ بھی تھا لیکن میں نے دال ہی کھائی ہے۔ کوئی قربانی نہیں تھی۔ کوئی فقیرانہ انداز نہیں تھا بلکہ طبعاً مجھے اچھی لگ رہی تھی اور اتنی اچھی تھی کہ اس کے مقابل پر نہ مرغا کام آ رہا تھا نہ مچھلی کام آ رہی تھی۔ تو انسان کو اپنے ذوق کے مطابق ہی کھانا کھانا چاہئے۔ اگر میسر ہو۔ تو اس طرح غرباء کو بھی ایسے طریقے سکھائے جاسکتے ہیں ان کے مینو بنائیں۔ اس کے متعلق میں کافی ان کو باتیں بتا چکا ہوں کہ اس طرح کے مینو بنائیں یہ چیزیں داخل کریں اور پھر اور کچھ نہیں تو روٹی اچھی پکانے کا طریقہ ضرور سکھائیں۔ روٹی کی مختلف قسمیں پکانی سکھا دیں۔ کیونکہ میں نے تجربے سے دیکھا ہے بعض دفعہ شکار پر بعض دفعہ ویسے بھی اگر روٹی اچھی ہو۔ تو محض نمک مرچ اوپر لگا کر جو مزا آتا ہے وہ برے پکے ہوئے سالن کے مقابلے پر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اور پیاز سے بھی بڑا مزا آجاتا ہے۔ چٹنیوں سے روٹی بعض دفعہ ہم نے کھائی ہے کچھ اور سالن نہیں تھا۔ جو اس کا لطف ہے وہ اپنا ایک لطف ہے۔ لیکن روٹی اچھی ہونی چاہئے اگر روٹی بدمزا ہو تو سارا سالن بھی خراب ہو جاتا ہے۔

تو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں مگر ان کو ہمیں سمجھانا ہے۔ اور اس سلسلے میں میں جماعت پاکستان سے خصوصیت سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ مختلف ٹیمیں بنائیں۔ مختلف غرباء کے گھر میں جائیں یہ دیکھیں کہ ان کے پاس روزمرہ پکانے کی ضرورتیں بھی مہیا ہیں یا نہیں۔ اور ان کے گھر کی اکانومی بنانے میں مددگار ہوں۔ ہماری تمام ذیلی تنظیمیں بعض علاقے اپنے اپنے سپرد کر کے بعض جگہ چند ماڈل کے گھر بنائیں لیکن یہ لازم شرط ہے کہ روپے پیسے کے زائد استعمال کے بغیر ان کے بجٹ کے اندر ان کو صاف ستھرا رہنے کا سلیقہ اور اپنے بجٹ کو مناسب طریق پر اس طرح بنانے کا سلیقہ سکھاتا ہے کہ دال کڑھی اور کئی قسم کی چیزیں سبزیاں ہیں ان کے شوربے وغیرہ وغیرہ یہ سب چیزیں سکھائی جائیں۔

دال کے فائدے

اب دال کے بارے میں جب میں نے کہا کہ دال کی مختلف قسمیں بھی سکھائیں اور بھی بہت سی چیزیں ہیں۔ مجھے بتایا گیا کہ پاکستان میں دال اتنی مہنگی ہو گئی ہے کہ اب یہ امیروں کا نخرہ ہو گیا ہے۔ تو میں نے کہا کہ غریب آخر کچھ تو کھاتے ہیں۔ لیکن میں نے ان کو بتایا کہ آپ کا اعتراض ویسے درست نہیں ہے کیونکہ دال میں ایک خوبی ہے کہ اس کو جتنا پتلا کر لو پھر بھی مزے دار رہتی ہے۔ میں نے خود وہاں بنگلہ دیش میں ایک غریب احمدی گھر میں چاول دال اس طرح کھائے ہیں کہ بالکل پتلی دال تھی نام کا رنگ تھا۔ لیکن نمک مرچ کی مناسبت کی وجہ سے' ایک دو خوشبوئیں ڈالی ہوئی تھیں اس سے مزا بہت اچھا تھا۔ اور دال چاول کا مزیدار کھانا بن گیا تھا۔ تو عقل استعمال ہونی چاہئے۔ سلیقہ استعمال ہونا چاہئے ہمیں چیلنج یہ قبول کرلینا ہے اور اس چیلنج کا حق ادا کرنا ہے کہ دولت کی کمی کے باوجود ہم روزمرہ کے گھروں میں کچھ بشاشت پیدا کردیں۔ روزمرہ کے غریبانہ گھروں کے دستور میں کچھ بشاشت کے سامان پیدا کردیں۔ کچھ سہولت پیدا کردیں۔ پیسہ ضائع کرنے کی بجائے اسے اچھے مصرف میں لے کر آئیں۔

یہ منہ اور مسور کی دال

اور جہاں تک دالوں کے مختلف پکانے کے طریق ہیں آپ نے محاورہ سنا ہو گا۔ یہ منہ اور مسور کی دال۔ یعنی ایک نواب تھا بادشاہ۔ کہانی میں تو مختلف نام آتے ہیں اس نے ایک اعلیٰ فن کے دعوے دار باورچی سے اس کی اپنی مرضی کا کھانا پکانے کا کہا کہ پکا کر دکھاؤ پھر میں تمہیں نوکر رکھوں گا۔ اپنی مرضی کا جو تمہیں پسند ہے پکا کر دکھاؤ اس نے مسور کی دال پکائی۔ لیکن اس میں اتنا زیادہ خرچ دوسرا کر دیا۔ کچھ زعفران' کچھ دوسری چیزیں ڈالیں کہ جب وہ اس نے پیش کیں تو نواب صاحب نے ابھی چکھی ہی نہیں تھی کہ اتنے میں ان کا دوسرا سیکرٹری یا مال کا منتظم بولا کہ سرکار آپ اس دال کی طرف نہ جائیں اس ظالم نے اتنا خرچ کروا دیا ہے کہ بہت مہنگا ڈش بن گیا ہے۔ تو نواب صاحب نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ یہ کیا حرکت کی ہے کہتے ہیں کہ اس نے دال کا پیالہ اٹھا کر باہر ایک ٹنڈ درخت تھا اس پر پھینک دیا۔ اور کہا کہ یہ منہ اور مسور کی دال۔ یعنی مسور کی دال کھانے والے بھی تو منہ ہونے چاہئیں۔ تمہیں یہ بھی توفیق نہیں۔ کہانی میں لطیفے کے طور پر بتایا جاتا ہے کہ وہ سوکھا ہوا درخت جہاں جہاں دال پڑی ہرا ہو گیا۔

تو کھانے پکانے کا سلیقہ ہوتا ہے۔ یہ سلیقے سکھانے ہیں۔ سبزیوں کا موسم آتا ہے تو بعض سبزیاں بہت سستی ہو جاتی ہیں۔ ہٹ کر خریدیں تو عام سبزیاں بھی اتنی مہنگی ہوتی ہیں کہ ہاتھ نہیں پڑ سکتا۔ جب غریبوں کو آپ سبزیوں کا کہیں گے تو انہیں یہ بھی بتائیں کہ اچھے موسم میں' بھرے ہوئے موسم میں جب سبزیاں پھینکی جارہی ہوں اس وقت آپ خشک کر کے ان کو کس طریقے سے سنبھال سکتے ہیں۔ کہ دوسرے وقت میں آپ کے کام آئیں۔ اس کا بھی باقاعدہ ایک پروگرام بنا کر اس پر عمل درآمد کرانا ہو گا۔ اور ماہرین کو اس پہ محنت کرنی پڑے گی جو فوڈ کے ماہرین ہیں مثلاً۔ کھانے کے فن سے تعلق رکھنے والے سائنسدان۔ جماعت میں ملتے ہیں ان سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ پھر مختلف سبزیاں کس طرح پیش کی جاسکتی ہیں۔ کریلے کو اس طرح بھی پکایا جاسکتا ہے کہ سارا گھر کڑوا ہو جائے۔ اور اس طرح بھی پکایا جاسکتا ہے کہ مزے سب موجود ہوں۔ کڑواہٹ صرف اتنی ہو کہ یاد رہے کہ کریلا ہے۔ تو یہ کیوں نہ سکھائیں ان کو۔ چٹنیاں بنانی کیوں نہ سکھائیں۔ یہ وسیع پروگرام ہے جس پر عمل درآمد شروع ہو رہا ہے۔ اب ان کے ترجموں کی بھی مشکل ہے۔ نہ ابھی تک ہومیو پیتھک کلاسوں کے ترجمے ہو سکے ہیں پورے۔ نہ روزمرہ کے گھنٹوں کے پراوگراموں کے ایسے ترجمے ہو سکے ہیں کہ انہیں مستقل ہر زبان میں جاری کیا جا سکے۔ اس پروگرام کی بھی ترجمے کی ضرورت پیش آئے گی۔ پھر ان میں افریقن پروگرام بھی چاہئیں۔ اور چائنیز پروگرام تو یہیں ہو جائیں گے۔ لیکن افریقہ کے مختلف ملکوں کے یا فار ایسٹ (مشرق بعید) میں جو چل رہے ہیں ان ممالک کے' انڈونیشیا کے کھانوں کے پروگرام بھی ہونے چاہئیں۔

تو آپ سب لوگوں کو بہت کام کرنا ہے۔ اپنے اپنے ملکوں میں پروگرام بنائیں اور وہ بھجوائیں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس ٹیلی ویژن کے پروگرام کو صرف دلچسپی کا موجب نہ بنائیں لیکن بہت ہی مفید اور کارآمد پروگرام بنا دیں۔ کہ دشمن بھی مجبور ہو اس ٹیلی ویژن کو دیکھنے پر۔

زراعت کا ایک نیا طریقہ

اس سلسلے میں میں امریکہ میں ایک کام دے کر آیا تھا۔ ابھی تک مجھے اس کی اطلاع نہیں ملی۔ ہمارے بھانجے ہیں مرزا مغفور احمد صاحب۔ ڈاکٹر ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ اب یہاں نیا تجربہ یہ ہوا ہے کہ مثلاً مکئی کے کھیت ہیں۔ ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ان کے ٹانڈوں کو کھڑا رہنے دیا جاتا ہے۔ اور چھلیاں اتار کر استعمال کر لیتے ہیں اور پھر جب اگلا موسم آتا ہے کاشت کا اس وقت تک وہ گل سڑ کر ویسے ہی نیچے گر چکے ہوتے ہیں۔ صرف ایک ہل دیتے ہیں۔ اور بیج پھینک دیتے ہیں۔ کوئی دوسرا ہل نہیں دیتے۔ کوئی سہاگہ نہیں دیتے۔ اور اس کے باوجود وسیع پیمانے پر تجربے ہوئے ہیں کہ اوسط دوسرے طریق سے گری نہیں۔ اب پاکستان جیسے غریب ملک میں اور ہندوستان جیسے غریب ملک میں اور بنگلہ دیش جیسے غریب ملک میں جہاں ٹریکٹر کے اخراجات بے شمار ہیں۔ وہاں ان طریقوں کو نموتاً جاری کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی سہولتیں مہیا ہو سکتی ہیں۔ یہ لمبی بحث کا وقت بھی نہیں ہے۔ لیکن پوری طرح میں نے معاملے کو سمجھ لیا ہے۔ تحقیق کی ہے۔ اس میں ایک حکمت ہے۔ ان سے میں نے کہا کہ آپ پروگرام بنائیں۔ ان زمینداروں کے پاس جائیں ان فارمز میں پہنچیں اور بنا کر ہمیں بھجوائیں ایم ٹی اے کے لئے۔ تاکہ پاکستانی اور غریب ملکوں میں ایک نیا طریقہ کم قیمت اور آسان طریق پر اچھی کاشت کا سکھا دیا جائے۔ اور یہ جو علاقے ہیں جن کی میں بات کر رہا ہوں وہاں اوسط پیداوار ٧٠ من فی ایکڑ ہے ایک ہل کے بعد اور ہمارے ہاں دس دس ہلوں کے بعد بھی بمشکل ٣٠۔٣٥ من تک پہنچتی ہے۔ کہیں کہیں بڑھ بھی جاتی ہوگی مگر میں عمومی بات بیان کر رہا ہوں۔ اوسط تو ٣٠ من کی ہی ہوتی ہے۔

تو ایسے بہت سے دلچسپ پروگرام ہیں۔ مختلف ملکوں میں تجربے ہو رہے ہیں۔ پانی کی بچت کیسے کی جا سکتی ہے باغوں کو کس طرح بہت تھوڑے پانی میں زیادہ عمدگی کے ساتھ پالا جا سکتا ہے۔ یہ سارے ایسے کام ہیں جن میں کہیں ہمارے بعض احمدی بھی ریسرچ کر رہے ہیں۔ تو ان کو میں کہہ چکا ہوں ان کی طرف سے بھی آنے چاہئیں۔ اور آپ سب کی طرف سے دنیا میں جتنے احمدی جہاں جہاں بھی ہیں کوئی ایسی چیز معلوم ہو جس کو وہ اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ مشترک کر کے اپنے فیض کو عام کر سکتے ہوں۔ یعنی جس علم میں بھی کوئی خاص بات دیکھیں جس سے دوسروں کو فائدہ ہو سکتا ہو۔ اس کو عام کریں اپنے تک نہ رکھیں اس ضمن میں مرکزی طور پر جماعتوں کا کام ہے کہ اچھے ٹیلی ویژن پروگرام بنا کر وہ پروگرام ہمیں بھجوائیں۔

اشتہارات سے ایم ٹی اے کی مدد کریں

باتیں تو بہت زیادہ کرنے والی ہیں۔ مگر وقت میں دیکھ رہا ہوں بہت ہو گیا ہے۔ تو (اللہ نے چاہا تو) یکم جنوری سے خدا کے فضل کے ساتھ یہ پروگرام جاری ہوں گے اور جماعت سے اس کے لئے چندے کے طور پر ایک بھی پیسہ زائد نہیں مانگا جائے گا۔ کیونکہ جماعت نے ابھی بھی بہت قربانی کی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ابھی آئندہ چند سال تک ٹیلی ویژن کے سلسلے میں جماعت پر چندے کا مزید یہ بوجھ ڈالنا مناسب نہیں۔ لیکن اشتہارات کے ذریعے اگر ہمارے تاجر ایم ٹی اے کی مدد کرنا چاہیں۔ تو یہ ایک نیک کام ہوگا۔ یہ کوئی بوجھ نہیں ہے بلکہ مختلف علاقوں کے اشتہارات مختلف علاقوں کے لوگ دے سکتے ہیں۔ اور آپ کو اگر یورپ اور ایشیا سے دلچسپی ہے تو اس کے الگ اشتہارات کے دام ہوں گے۔ یورپ اور امریکہ میں دلچسپی ہو تو اس کے الگ اشتہارات کے دام ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔ تو ہم تھوڑے دام چارج کریں گے۔ باقیوں کی نسبت بہت کم۔ لیکن اگر یہ رجحان شروع ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمارے روزمرہ کے بڑھتے ہوئے اخراجات اسی سے پورے ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (سلام)

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

تحریک جدید کے دفاتر میں سے وکالت تعلیم اور نائب وکیل التبشیر کا دفتر ہے حضرت مولانا مولوی امام الدین صاحب انڈونیشیا کے رئیس المربیین تشریف رکھتے ہیں۔ آپ ١٩٣٦ء میں انڈونیشیا میں دعوت الی اللہ کے لئے قادیان سے تشریف لے گئے تھے اور آخری بار آپ وہاں سے ١٩٧٧ء میں واپس آئے۔

آپ کا ایک مضمون "انڈونیشیا میں احمدی جماعت کا قیام" ماہنامہ تحریک جدید (اردو حصہ) جنوری ١٩٦٩ء میں شائع شدہ ہے اور آپ سے ایک انٹرویو جو مولانا عطاء المجیب صاحب راشد نے لیا تھا وہ ماہنامہ تحریک جدید (اردو حصہ) کے جولائی ١٩٧٠ء کے شمارہ میں اشاعت پذیر ہوا تھا۔ مولانا عطاء المجیب صاحب کا انٹرویو خاصا تفصیلی ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مولانا امام الدین صاحب کس جذبہ کے ساتھ کن مشکلات میں سے گذرتے ہوئے انڈونیشیا پہنچے۔ وہاں جا کر پہلے آپ کو سماٹرا کی جماعت میں کام کرنے کا موقعہ ملا اور آپ نے جماعت کی تنظیم کو اولیت کا درجہ دے کر اسے خدا کے فضل سے خوب منظم کر دیا۔ بعد میں دیگر علاقوں میں بھی آپ کام کرتے رہے اور پھر جب ١٩٥٥ء میں حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے دنیا کو مختلف زونز میں تقسیم کر کے دعوت الی اللہ کے لئے رئیس المربیین مقرر فرمائے تو آپ کو انڈونیشیا کی ذمہ داری تفویض کی گئی۔

آپ نے جنوری ١٩٦٩ء کے ماہنامہ تحریک جدید میں شائع شدہ مضمون میں بتایا ہے کہ سماٹرا کی مشہور درس گاہ طوالب سماٹرا کے چند طالب علموں نے ہندوستان میں آکر دینی تعلیم حاصل کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ پہلے یہ طالب علم لکھنؤ آئے اور پھر لاہور۔ اور اس کے بعد محترم مولوی ابوبکر ایوب صاحب مولوی احمد نورالدین صاحب' اور مولوی ذہنی دہلان صاحب قادیان چلے گئے۔ جب حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ١٩٢٤ء میں انگلستان سے واپس تشریف لائے تو انڈونیشیا کے طلباء نے بھی آپ کو ایک استقبالیہ دیا اور اس موقعہ پر یہ درخواست کی کہ انڈونیشیا میں دعوت الی اللہ کے لئے کسی کو مقرر فرمایا جائے۔ حضرت صاحب نے اس تجویز پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ ١٩٢٥ء میں حضرت مولانا رحمت علی صاحب کو انڈونیشیا کے لئے مربّی انچارج مقرر فرمادیا۔

مولانا امام الدین صاحب نسبتاً خاموش طبع تھے لیکن احباب کے ساتھ نشست ہوتی تو خوب خوب بذلہ سنجی کا اظہار کرتے۔ بعض اوقات نہایت لطیف مزاح میں ڈوبے ہوئے لطائف بھی سناتے۔ اپنے متعلق خاص طور پر اپنے کام کے متعلق بات کرنے کا ان کا رجحان نہیں تھا۔ وہ کسی مجلس میں گھنٹوں بیٹھ کر بھی انڈونیشیا میں اپنے کام کی طرف اشارہ نہیں کرتے تھے۔ سوائے اس کے کہ کوئی دوست کسی خاص بات کے متعلق سوال کرے تو اس کا مختصر سا جواب دیں۔ لیکن جن دوستوں نے یا جن مربیوں نے ان کے ساتھ کام کیا ہے ان کی زبانی پتہ چلتا ہے کہ مولانا امام الدین صاحب نہایت لگن اور محنت کے ساتھ کام کرنے والے تھے۔ اس کے علاوہ آپ کی ایک خصوصیت جس کا خاص طور پر ذکر کیا جاتا ہے وہ یہ تھی کہ اپنے رفقائے کار کے ساتھ انتہائی شفقت سے پیش آتے تھے اور اگر کسی سے کوئی غلطی ہو جاتی تھی تو اسے نظرانداز کر کے سکون محسوس کرتے تھے۔ آپ انڈونیشیا میں اکیلے بھی رہے اور پھر بیوی بچوں کو ساتھ لے جا کر بھی آپ نے دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا۔ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ جب بیوی بچے ساتھ تھے تو اس وقت بھی آپ اس طرح کام میں مصروف رہتے تھے گویا کہ وہاں اکیلے ہی قیام پذیر ہیں۔ بیوی بچوں کی طرف توجہ بہت کم تھی اور جماعت کے کاموں کی طرف زیادہ چنانچہ اسی بات نے انہیں وہاں خاصا مقبول بنا دیا تھا۔ نہ صرف اپنی جماعت کے دوست بلکہ غیر از جماعت بھی ان کی دوستی کا دم بھرتے تھے اور ان کی عزت واکرام اسی طرح کرتے تھے جس طرح اپنی جماعت کے دوست۔ دعوت الی اللہ کے وقت گفتگو میں آپ کا دھیما پن مشہور تھا۔ کبھی جوش میں نہیں آتے تھے اور کبھی اپنے مدمقابل کو دلائل سے نیچا دکھانے کی کوشش نہیں کرتے تھے۔ ہمیشہ یہ کوشش کرتے تھے کہ جو بات وہ کہہ رہے ہیں اسے کسی طرح سے سمجھ لیا جائے۔ سمجھانے کی کوشش کرتے تھے۔ جیتنے کی نہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اکثر غیر از جماعت بڑی خوش دلی کے ساتھ ان سے گفتگو میں مصروف رہتے تھے۔

خاکسار کے سب سے بڑے ماموں حضرت مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب کے داماد تھے اور مجھ سے اکثر اس بات کا اظہار کرتے کہ اس خاندان میں ایسے بزرگ بھی موجود ہیں جنہوں نے اوائل میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت کی۔ اور ایسے بھی جنہوں نے دعوت الی اللہ کے میدان میں دل کھول کر خدمت کی اور ایسے بھی جنہوں نے انتظامی طور پر بھی جماعت کی انتظامیہ میں خاصا ہاتھ بٹایا۔ کہا کرتے تھے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ان سب کے متعلق ایک کتاب تحریر کی جائے۔ کیونکہ یہ ایسی مثالیں ہیں جنہیں ایمان افروز کہا جا سکتا ہے اور ہمارے تاریخ کے ایمان افروز پہلو زیادہ سے زیادہ اجاگر کئے جانے چاہئیں۔

اکثر میرے دفتر میں تشریف لاتے تھے۔ اور نہایت دھیمے پن سے کچھ دیر گفتگو ہوتی تھی۔ اس تصویر میں بھی وہ میرے ہی دفتر میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت مولانا امام الدین صاحب کے ایک بیٹے مکرم صلاح الدین صاحب کو حضرت امام جماعت الثالث نے خاص طور پر تعلیم کے لئے انگلستان بھجوایا جہاں انہوں نے پی۔ ایچ۔ ڈی کی اور اس کے بعد حضرت امام جماعت الرابع کے مشورے سے (غالباً جہاں تک مجھے معلوم ہے) وہ امریکہ تشریف لے گئے اور آج کل بھی امریکہ ہی میں ہیں۔ گذشتہ دنوں ربوہ تشریف لائے تھے تو فضل عمر ہسپتال کے متعلق انہوں نے بعض نہایت معلومات افزاء مضامین لکھے تھے جو بڑے پسند کئے گئے۔ اسی طرح انہوں نے ایک مضمون لائبریری کے متعلق بھی لکھا تھا اور ان مضامین کے علاوہ انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ آئندہ بھی ایسے مفید اور معلوماتی مضامین لکھتے رہیں گے۔ خدا کرے کہ وہ یہ مضامین لکھتے رہیں اور اس کا ثواب ان کے والد محترم حضرت مولانا امام الدین صاحب کو بھی ملتا رہے۔ حضرت مولانا صاحب ١٩٧٨ء میں اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کے درجات بلند فرماتا رہے اور ان کی اولاد اور اولاد در اولاد کو دین کی خدمت کی توفیق دیتا رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

احمدی طالبہ کی شاندار کامیابی

○ مکرمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ اطلاع دیتی ہیں

مکرمہ عاصمہ باجوہ صاحبہ نے ایم بی بی ایس فائنل ایئر۔کے امتحان میں فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور میں اول پوزیشن اور امراض چشم کے مضمون میں امتیازی اعزاز حاصل کیا ہے۔ڈاکٹر عاصمہ باجوہ صاحبہ مکرم سلیم ناصر باجوہ صاحب کی بیٹی ہیں جن کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے) نے "جونیئر" کے خطاب سے نوازا تھا اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد کی بھتیجی ہیں۔امتحان کے بعد محترمہ نے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے گائنی ڈیپارٹمنٹ میں تین ہفتے رضاکارانہ طور پر خدمات سرانجام دیں۔اللہ تعالیٰ عزیزہ کے لئے اور جماعت کے لئے یہ اعزاز ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ایم بی بی ایس کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے بعد مزید اعلیٰ تعلیم کا ارادہ رکھتی ہیں۔احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ اس کے اسباب مہیا کرے اور پھر ان کو دین کی خدمت کی توفیق حاصل ہو۔

فضل عمر ہسپتال کے اعلانات

ا۔ امداد مریضان "فضل عمر ہسپتال سے غریب اور نادار مریض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ طبی سہولتوں سے بکثرت استفادہ کر رہے ہیں ان مریضوں کو مفت

ادویات کے علاوہ لیبارٹری ایکسرے اور ای سی جی کی سہولیات کے ساتھ اپریشنز کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے ان پر اٹھنے والے کثیر اخراجات کو صدر انجمن کے علاوہ احباب جماعت کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔"

۲۔ توسیع و ڈویلپمنٹ "ہسپتال ہذا میں توسیع اور ڈویلپمنٹ کے بہت سے کام جاری ہیں اب نئے شعبہ ریڈیالوجی کی تعمیر شروع ہے عمارت کی تکمیل، مشینری اور آلات کے لئے کثیر اخراجات ہوں گے اخراجات کو صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ احباب جماعت کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔"

لہٰذا مخیر حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کرکے نیز توسیع اور ڈویلپمنٹ کے لئے امانت ڈویلپمنٹ میں عطیات بھجوا کر اللہ کی رضا حاصل کریں۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ

تصحیح

مورخہ ۲۳ فروری ۹۵ء کے الفضل کے صفحہ ا پر محترمہ رضوانہ مجید صاحبہ کی تقریب نکاح ورخصتانہ میں ان کے خسر کا نام ایک جگہ نذیر احمد صاحب کی بجائے قدیر احمد شائع ہو گیا ہے۔احباب درستی فرمالیں۔

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

○ مورخہ ۲۵۔فروری ۹۵ء کو ربوہ میں ۹ بجے صبح سے ۲ بجے دوپہر تک بجلی بند رہے گی۔

(دفتر واپڈا)

احمدیہ ٹیلی ویژن لندن کے پروگرام

ہفتہ

4-30 تا 6-00	درس القرآن
6-00 تا 6-30	ایم ٹی اے نیوز۔اعلانات۔نظم
6-30 تا 7-00	تلاوت اور حدیث
7-00 تا 8-00	ملاقات (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
8-00 تا 8-30	یوروفائل۔پرانی فائلوں سے
8-30 تا 9-00	ایم ٹی اے ورائٹی۔از بی اے رفیق صاحب
9-00 تا 9-50	لقاء مع العرب
9-50 تا 10-00	اعلانات۔نظم۔اختتام

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

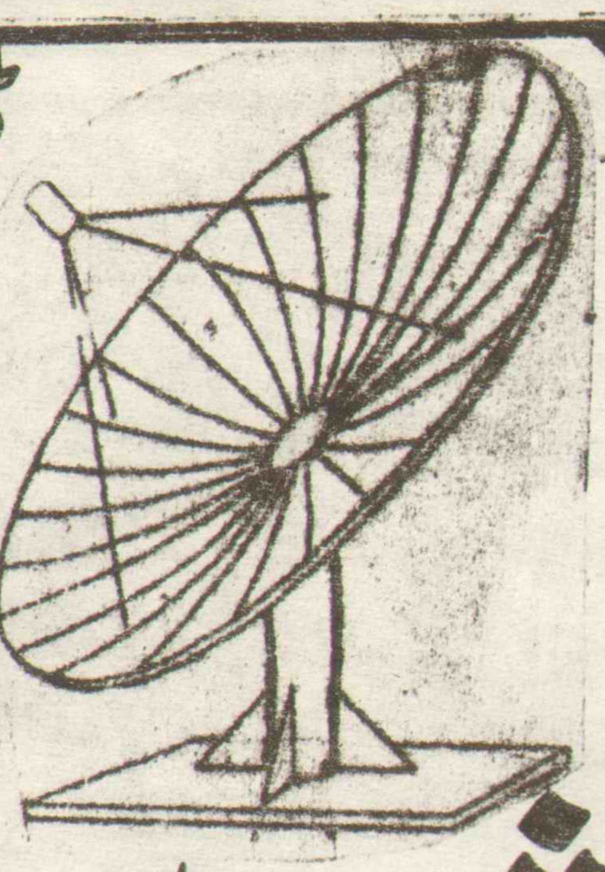

ڈش اینٹینا ڈش اینٹینا
بفضل خدا تعالیٰ
ایم ٹی اے کے بابرکت پروگرام دیکھنے کیلئے احباب جماعت کے وسیع تر مفاد میں ہماری پیشکش۔
• ہماری گیج اور بہترین رزلٹ والا ڈش اینٹینا (گارنٹی شدہ)
• بہترین ریموٹ کنٹرول ریسور (امپورٹڈ)
• امریکہ کی بنی ہوئی LNB ہمراہ خوبصورت LNB کیپ (واٹر پروفنگ)
• اصل جاپانی وائر اور سامان مکمل فٹنگ کے ساتھ
• قیمت صرف 9500/- اس عظیم الشان دور میں مزید تاخیر مناسب نہیں۔فوری ڈش اینٹینا لگوائیے
ہمارا معیار ہے ہماری مقبولیت
ڈش ماسٹر ربوہ اقصیٰ روڈ
بشارت احمد خان
فون: 211274 فون رہائش: 212487

الیکٹرو ہومیو پیتھک ڈاکٹر/لیڈی ڈاکٹر بنیئے
میٹرک پاس خواتین و حضرات کیلئے ایک سالہ، تمام میڈیکل کالجز کے طلباء، ڈاکٹرز، حکماء، ڈسپنسرز، نرسز کیلئے ۶ ماہ کا D.E.H.M ڈپلومہ کورس
خصوصیات
○ کورسز بذریعہ ڈاک
○ ریڈیانک کمپیوٹر پر تشخیصی ٹریننگ کا انتظام بھی موجود ہے۔جو کہ جدید ترین ہے۔
○ سٹوڈنٹ کیلئے وظائف
پرنسپل، ڈاکٹر رانا محمد ارشد خان
J.S.O جرمن الیکٹرو ادویات دستیاب ہیں
اس وقت تک کوئی کالج J.S.O کے مطابق کورس نہیں کروا رہا ہے۔
NUSRAT ELECTRO HOMOEOPATHIC MEDICAL COLLEGE
Enter to learn Leave to Serve Humanity
FAISALABAD
نوٹ: پراسپیکٹس حاصل کرنے کیلئے 15 روپے منی آرڈر کریں
نصرت الیکٹرو ہومیو پیتھک میڈیکل کالج (رجسٹرڈ) 158۔ڈی پیپلز کالونی نزد امام بارگاہ فیصل آباد فون ۳۲۸۸۸/۳۲۷۲۲

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
RJ
نیو الرحیم جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز خورشید مارکیٹ حیدری کراچی۔فون 664-0231 664-3442
فیکس (92-21) 6643299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 23- فروری-1995ء
کل دوپہر تھوڑی دیر تیز بارش ہوئی
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ کے روبرو توہین رسالت کیس کی سماعت کے دوران دینی جماعتوں کے زبردست مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ مظاہرین نے جی پی او چوک میں نوافل ادا کئے اور اجتماعی دعا کرائی۔ کمرہ عدالت کے باہر نعرہ بازی کی گئی۔ مقدمہ کی سماعت کی رپورٹنگ کے لئے بھارت سمیت کئی ممالک کے صحافی پہنچ گئے ہیں۔

○ توہین رسالت کیس کے مدعی مولوی فضل حق ڈرامائی طور پر کیس میں واپس آگئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے زبردستی دستبردار کروایا گیا۔ پولیس نے مجھے اغوا کر کے بیان پر زبردستی دستخط لئے۔ قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ پنجاب حکومت کی مشیر ڈاکٹر شیلا۔ نے مجھے ایک مربع زمین کا لالچ دیا۔ غیر ملکی ایجنسیوں کے ذریعے بھاری رقوم پیش کی گئیں۔ ساتھ دھمکیاں دی گئیں کہ گواہی دی گئی تو میرے گھر کو آگ لگا کر سب کو زندہ جلا دیا جائے گا۔ ایسا نہ ہو کہ کسی صبح جنگل میں میری لاش پڑی ہو۔ عدالت نے مولوی فضل حق کو ہر قسم کا تحفظ فراہم کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔

○ فاضل جج مسٹر جسٹس خورشید نے توہین رسالت کیس کے جذباتی دلائل سن کر فاضل وکیل کو کہا کہ آپ کے دلائل کے پیش نظر صرف دلی جذبات کو پیش نظر رکھ کر فیصلہ نہیں دیا جا سکتا۔ پھر تو ہر آدمی ہر موقعے پر سزا دے گا ۱۱ سال کے بچے کو کیسے سزا دی جا سکتی ہے۔

○ فرقہ واریت کے خلاف گرینڈ آپریشن کی منظوری دے دی گئی ہے۔ عید سے پہلے ۲۰۰۔ افراد کو گرفتار کیا جائے گا۔ یہ فیصلہ ایوان صدر کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں ہوا جس میں وزیر اعظم حساس ایجنسی کے سربراہ ایف آئی اے کے حکام اور وزیر داخلہ نے بھی شرکت کی۔ صدر مملکت نے ہدایت جاری کی کہ بغیر کسی کے دباؤ میں آئے سخت کارروائی کی جائے۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ حکومت پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ اور قابل احتساب ہے انہوں نے کہا کہ حکومت میرے احکامات پر عمل درآمد کی پابند ہے۔ رول ۲۷۔ اے کے بارے میں تمام شبہات اب ختم ہو جانے چاہئیں۔ چیئرمین کے حکم پر اسیر رکن کو ایوان میں پیش کرنا حکومت کی ڈیوٹی ہے۔ پارلیمنٹ کی اتھارٹی سے انحراف انتہائی نامناسب اور غیر آئینی ہو گا۔

انہوں نے حکومت کو اپنے احکامات پر عمل درآمد کے لئے ایک دن کی مہلت دی۔

○ پولیس اور رینجرز کے درمیان مقابلے میں رینجرز کے دو اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔ ۹ گرفتار کر لئے گئے رینجرز کے اہلکاروں نے نارنگ منڈی کے ایک ٹمبر سٹور سے لکڑی کے ایک ہزار بالے بلا اجازت سرکاری ٹرک میں لوڈ کر لئے تھے۔

○ امریکی حکومت نے پاکستان سے کہا ہے کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ توہین رسالت کے بارے میں قانون کو مذہبی اقلیتوں کے خلاف امتیازی سلوک کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا۔ بعض امریکی اخبارات ٹی وی سی این این نے اس کیس کو بہت نمایاں کیا ہے اور پاکستان پر دباؤ ڈالنے کے لئے عالمی اداروں سے امداد بند کرانے کی تجویز پیش کی ہے۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ طالبان کا پاکستان سے کوئی تعلق نہیں ہے تاہم امن منصوبہ کے لئے اس کی شرائط معقول ہیں۔ وائس آف امریکہ سے ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کا امن منصوبہ صدر ربانی نے مسترد کیا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے گورنر پنجاب کے فارمولے کو مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے نو نکاتی پیکیج سے غرض ہے۔

○ ایوان صدر میں بدھ کے روز ایک اہم اجلاس میں سندھ کی صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اور فوری اقدامات کا فیصلہ کیا گیا۔ بتایا گیا کہ ایم کیو ایم سے مذاکرات مکمل طور پر کامیاب نہیں ہوئے سندھ کے وزیر اعلیٰ اور چیف آف آرمی سٹاف کے علاوہ مسلم لیگ (ج) کے سربراہ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے بھی اجلاس میں شرکت کی۔

○ مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ تحریک عدم اعتماد کی باتیں محض نفسیاتی دباؤ ہے۔ اس تحریک کی کامیابی کا ایک فیصد بھی امکان نہیں۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ "کل کے یتیم" طالبان کی شکل میں افغانستان کی ایک بڑی قوت بن گئے ہیں۔ انہوں نے کہا میں تھرڈ آپشن یا کسی ایجنسی کے لئے کام نہیں کر رہا۔ جمہوری نظام بنانے میں میرا حصہ ہے اسے مستحکم کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہم کوئی بھی بڑا فیصلہ امریکہ کی مرضی کے بغیر نہیں کر سکتے۔

○ افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی ۲۱۔ مارچ کو اپنے عہدے سے دستبردار ہو جائیں گے۔ دستبرداری غیر مشروط ہو گی۔ اقتدار عبوری کونسل کے سپرد کر دیا جائے گا۔

○ وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ جو غیر سرکاری ادارہ تعلیم کے لئے ایک لاکھ جمع کرے گا حکومت اسے تعلیم کے لئے مزید ۵ لاکھ دے گی۔

○ اقوام متحدہ کے نمائندے نے افغانستان میں اپنے مشن کی ناکامی کا اعتراف کر لیا ہے۔

○ گروزنی کی لڑائی میں ۲۴ ہزار شہری مارے جا چکے ہیں۔

○ ہانگ کانگ کی جیلوں میں گرفتار شدہ پاکستانیوں کی تعداد ۱۰۰ سے بڑھ کر ۴۲۹ ہو گئی ہے۔

مرض اٹھراء کے مشہور معالج حکیم نظام جان کے فرزند کے دواخانہ محافظ صحت اوکاڑہ کو خدمت کا موقع دیں۔ خالص اجزاء سے تیار شدہ ادویہ آپ کو اسی دواخانہ سے دستیاب ہوں گی۔
اٹھراء کی گولیاں، زدجام عشق، برائے ایچ کے این، اولادِ نرینہ وغیرہ۔ حکیم عطاء الرحمن علوی
دواخانہ محافظ صحت کوٹ نہال سنگھ سٹریٹ اوکاڑہ

جدید فیشن کے سنگ
بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر کے اے بشیر
فون 211806

خوشخبری
ہر قسم کا سامان سینٹری، باتھ روم کی فٹنگ پائپ، لال پمپ و دیگر عمارتی سامان خاص رعایت کے ساتھ برائے فروخت موجود ہے۔
مرمت و فٹنگ کی سہولت کے ساتھ
نیو چناب آئرن سٹور
فون 2,2257
رحمت بازار ربوہ

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات تیار ہیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/- 10,000 ڈش 8 فٹ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 355422
7235175

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

شدید ناقابلِ برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL
پینز کیوریٹو سمیل
سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو 24 گھنٹے میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے
فی شیشی: /20 روپے۔ اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مع /15 روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں
فون: 211283 - 04524
771
فیکس: 212299 - 04524

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
• زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837 گھر: 212175